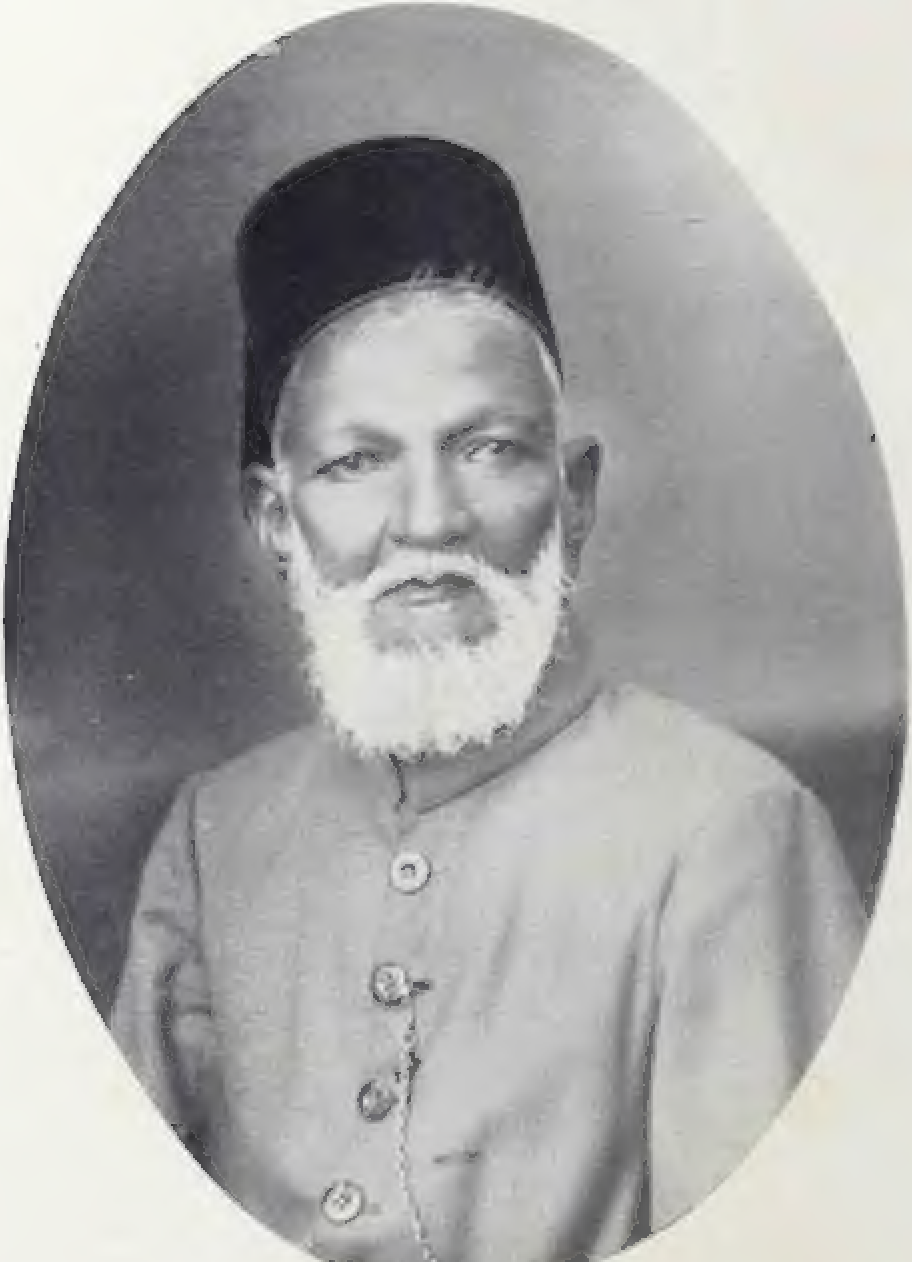
نقوشِ کامل

بشیر النساء بیگم بشیر



حضرت یاسینؒ

نقوشِ کامل

حضرت محترم مولانا احمد حسین صاحب بالیمین قدس سرہ کی یاد میں

جانِ عزیز داشتے، داد بجاں آفریں
واقف وہم زیست بود، زود بہشت بالیقیں
آہستہ گُل فشاں بتشیر، دانی کہ کیست محوِ خواب؟
آرام گاہِ کاملے "نظر اللہ بالیمیں"

۱۳ ہجری ۵۹

(۲)

احمد حسین بالیمیں، قبلۂ کامل الیقیں
عقدہ کشائے سالکیں، رونقِ بزمِ عارفیں

واقفِ سرِّ کُن فکاں، کاشفِ رازِ ہست و بود
جس کی نگاہِ پاک میں شاہدِ "وحدت الوجود"

طبعِ سلیم، دل غنی، طرزِ کلام دلنشیں
سوزِ دروں سے ہر نفس چہرہ کشائے علمِ دیں

ہر لحظہ ہر دمِ حیات، محوِ ہوائے کبریا
راہِ عمل میں ہر قدم، تابعِ خُلقِ مصطفےٰؐ

وہ رُعبِ فقر و برتری، آنکھیں نہ ہم ملا سکیں
جی میں ارادے ہوں بہت، منھ سے نہ کچھ بتا سکیں

پایا سُراغ "ایک" کا اِس ایک کے سُراغ سے
صدہا چراغ ہو گئے روشن اِس اک چراغ سے

تفہیمِ بے مثال سے حق کا پتہ بتا دیا
بڑھ کے کمالِ بالیقیں فخرِ کمال ہو گیا

شعلۂ عشق دے گیا، میرِ خنک اساس تو!
چھوڑ گیا نقوشِ حق، رہبرِ حق شناس تو!

اے کہ تری حیات نے، بخشی نجات و آگہی
ظنّ و گماں کی قید سے، ہم ہوئے آن میں رہی

اے کہ ترے حضور میں روشنیٔ حضور تھی
تیرا جمالِ پاک تھا، قلب و نظر کی زندگی

دل محوِ حُسنِ لازوال، اور قال عینِ حال تھا
ضبطِ جلال میں تجھے اک قدرتی کمال تھا

تیرے ضمیرِ پاک کا، ہر دم دمِ حضور تھا
ہر ذرّہ کائنات کا تیری نظر میں طور تھا

حاضرِ بزم فیض یاب، محمود ہو وہ یا ایاز
محفل میں تیرے عام تھی، اک دولت سکوں نواز

کیوں ہیں ملول بے خبر، تیرے وصالِ پاک پر

اُڑتے ہیں سوئے لامکاں وہی ہیں جن کے بال و پر

صبحِ حیاتِ عشق کی رنگین شام ہے یہی

"اہلِ فراق کے لئے، عیشِ دوام ہے یہی"

تیری حیات دائمی، روح تری ہے "لایموت"

یہ عارضی نمود تھی، تیرے ثبات کا ثبوت

تیرا خلوص یاد ہے، تیرے پیام یاد ہیں

تو اُن کے ساتھ ہے، تیرے غلام شاد ہیں